میرے مولی کی مدحت ہو زباں ہو انکے خادم کی

یہ نسبت بنتی ہے حق سے غلام اور انکے عالم کی

تو وجہ اللہ حقیقت میں قیامت تک تو ہے باقی

تیرے دم سے بہا ہے دین کے اس ثغر باسم کی

تو ہے اک خیر جو خیرات سے بھرپور رہتی ہے

نظر آتی ہے تجھمے خیر جو جاری تھی ھاشم کی

عمارت ازسرنو تو بنادی خوب انور کی

جہاں میں زندہ کردی جو نشانی تھی وہ حاکم کی

یہ مل گئی تاج داری جب تجھے طیب شہنشاہ سے

تو مالک ہے مہر کا وہ امامی انکے خاتم کی

میرے مولی فدا میں تجھپے ہو جاؤں تو نعمت ہے

تو غایت ہے ہمارے ؤاسطے اس دؤر خاتِم کی

رسول اللہ کے دل میں سکوں ہے تیری ہستی سے

ستر میں تیری مسند ہے جو مسند تھی ؤہ آدم کی

شہنشاہ تو ھداتو میں تو سورج ہے دعاتو میں

تو ؤارث سیف دیں سے جو ریاست تھی ؤہ حاتم کی

سلیماں سے بڑھایا تجھکو شاھی میں ائمت نے

تیری شاھی ہے برھان الھدی ساتو عوالم کی

تو ہی خیمہ خدا کے نور کا ہے اے میرے آقا

تجلی تیرے اندر دیکھتیں ہے رب راحم کی

تو بیت اللہ ہے تیرا یمین رکن اسود ہے

نجاتی تیرے ھاتھو ہیں یمین اللہ کے لاثم کی

تو ہی مطلب ؤلایت کی زکوہ صوم ؤ طھارث کی

صلوث حج کی جہاد اسلام کے ساتو دعائم کی

تو حق کا برج ہے چارؤ جسے موسم بدلتی ہے

تو ہی لب ہے تو ہی معنی عبادث کے مواسم کی

تو کستوری ہے جنت کی مہکتی ہے یہ دعوث میں

تیری خوشبو سے ہے خوشبو یہ دعوث کے مراسم کی

زحل مریخ زہرہ مشتری شمس اؤر عطارد اؤر

قمر ساتو گگن ہے آیتیں تیرے معالم کی

تو محمود السیر ہے تو محاسن کا خزینہ ہے

تو عبیت ہے ہمارے درمیاں قدسی مکارم کی

ھنالك کا اشارہ ہے ؤلایت میں تیری جانب

تو ہی بہجت ہے دنیا مے ہدایت کے معاصم کی

حسین ابن علی کا تو ہے داعی اؤر منادی ہے

تیرے آنسو سناتے ہے ندا ہمکو ہی ماتم کی

تیری مدحت کے موتی جو پیرؤوے اپنی نظمو میں
یہ تسبیح ہے ؤظیفہ میں شکر کرنے کو ناظم کی

قلم مدحت لکھے اؤر یہ زباں پڑھتی رہے مدحت
تیری مدحت سکِھاتی ہے کتابیں سب اکارم کی

تجھے سیف الہدی پایا تیرے اشفاق ؤ رافت میں
تیری حب سے مٹی سب آفتیں ہم سے ماثم کی

پڑھے تو لحن سے قرآں رسول اللہ خوش ہوؤے
ملے دؤلت غلامو کو ؤہ جنت کے مغانم کی

محبت تیری لازم ہے ؤہ پہنچائیگی جنت میں
غلامو کو طلب ہے دل سے جنت کے لوازم کی

تو نے راہِ خدا میں ذات ہی تیری فدا کر دی
نہیں پرؤاہ تجھے کوئی بھی دشمن کی نہ لائم کی

تو ہی داعی خدا کا ہے سوی تجھسے کوئی بھی ہو

ؤہ دشمن مدعی ملعون طینت انکی ظالم کی

تیرا دشمن جہنم مے جلے تینو ؤہ دشمن ساتھ

مٹے فتنت یہ دنیا مے لعینو کے مظالم کی

ؤہ مؤمن ہے لڑے دشمن سے تیرے اپنی ہمت سے

رہے سالم کرے دل سے محبت تیرے سالم کی

تیری ہمکو غرض ہے دین میں دنیا میں عقبی میں

ہمیں کیا غرض ہو کوئی خلیفہ کی یا کاظم کی

تیرا نام ہی کفایت ہے جو دشمن لاکھ آؤے بھی

نہیں ہمکو ضرؤرت گر کوئی بھی سیف صارم کی

رعایت اؤر حفاظت ہم کرے اے عہد کے مالک

تیرے میثاق کی شرطیں جو ہے ؤہ عہد لازم کی

تیرے خاطر مکبر میں مسبح اؤر محمد میں

تو رحمت بنکے آیا ہے خدا سے پورے عالم کی

تو غافر میں ہوں مستغفر خطاؤ سے گناہو سے

ہے تجھکو لاج محشر میں یہ ادنی ایک نادم کی

میرے دل میں صفا ہے ؤرنا کیسے میں یہ کھ پاتا

شفاعت کرنا محشر میں تیرے گھر کے ملازم کی

تو مسجد ،میں ہوں خادم ہے شرف مجھکو یہ خدمت کا

ہے مسجد ہی سے عزت رب کو مسجد کہ یہ خادم کی

تیرا میلاد ہے ایک عید اکبر حق کی دعوت میں

مبارک کھتی ہے مولی محبت آج راقم کی

یہی میلاد کی لاکھو ہزارؤ عید آتی رھ

خوشی ملتی رہے انکی خدا سے ہمکو دائم کی

یہ دن اک برکاث کا ہے موسم تیرے دامن سے

طلب ہے ہم غلامو کو ہی رحمت کے غنائم کی

بقا تیری کرے اللہ تعالی طول تیرے ھاتھ

اٹھے مغرب سے مھدی اؤر سجے کرسی ؤہ قائم کی

رہے آباد تو مولی رہے دل شاد ہر مؤمن

تیرے صدقے عنایت باقی رہ خیر الاناسم کی

غلامی میں رہے باقر تیرے نزدیک اے آقا

اسے ملتی رہے دؤلت تیرے در سے مراحم کی